# دوعظیم محافظینِ ختمِ نبوت

ابو حمزہ محمد آصف مدنی
سرگودھا، پنجاب، پاکستان 0313.7013113

**فرمان باری تعالیٰ ہے:**

"مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَ لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا۠ (۴۰)

ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے آخر میں تشریف لانے والے ہیں اور اللہ سب کچھ جاننے والا ہے۔ (پارہ22، سورۃ الاحزاب، آیت40)

## نبی اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا آخری نبی ہونا قطعی ہے:

یاد رہے کہ حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا **آخری نبی ہونا قطعی ہے** اور یہ قطعیّت قرآن و حدیث و اِجماعِ امت سے ثابت ہے۔ قرآن مجید کی صریح آیت بھی موجود ہے اور اَحادیث تواتُر کی حد تک پہنچی ہوئی ہیں اور امت کا اِجماعِ قطعی بھی ہے، ان سب سے ثابت ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم **سب سے آخری نبی ہیں** اور **آپ کے بعد کوئی نبی ہونے والا نہیں**۔ جو حضور پُر نور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نبوت کے بعد کسی اور کو نبوت ملنا ممکن جانے وہ **ختمِ نبوت کا منکر، کافر اور اسلام سے خارج ہے۔**

## امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور دفاع ختم نبوت

برصغیر پاک وہند میں امام احمد رضا خان محدث بریلی اور آپ کے خانوادے نے منکرین ختم نبوت اور قادیانیت کا بھرپور رد فرمایاہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام قادیانی اور منکرین ختم نبوت کے رد و اِبطال میں متعدد فتاوی کے علاوہ جو مستقل رسائل تصنیف کیے ہیں ان کے نام یہ ہیں۔

1. : "جَزَاءُ اللّٰہِ عَدُوَّہٗ بِاِبَائِہٖ خَتْمَ النُّبُوَّۃِ": یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 15ویں جلد میں ہے اور 1317ھ میں تصنیف ہوا۔ اس میں عقیدہ ختم نبوت پر 120 حدیثیں اور منکرین کی تکفیر پر جلیل القدر ائمہ کرام کی تیس تصریحات پیش کی گئی ہیں۔
2. : "اَلسوءِ والعقاب علی المسیح الکذاب": یہ رسالہ بھی فتاوی رضویہ کی جلد 15 میں ہے اور 1320ھ میں اس سوال کے جواب میں تحریر ہوا کہ اگر ایک مسلمان مرزائی ہو جائے تو کیا اس کی بیوی اس کے نکاح سے نکل جائے گی؟ امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ علیہ نے دس وجوہات سے مرزا غلام قادیانی کا کفر ثابت کرکے احادیث کے نصوص اور دلائل شرعیہ سے ثابت کیا کہ سنی مسلمہ عورت کا نکاح باطل ہو گیا۔ وہ اپنے کافر و مرتد شوہر سے فوراً علیحدہ ہو جائے۔

3. :"قهر الديان على فرقة بقاديان" :یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 15 ویں جلد میں ہے اور 1323ھ میں تصنیف ہوا۔ اس میں جھوٹے مسیح قادیان کے شیطانی الہاموں' اس کی کتابوں کے کفریہ اقوال سیدنا عیسٰی علیہ الصلواۃ والسلام اور ان کی والدہ ماجدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی پاک وطہارت اور ان کی عظمت کو اجاگر کیا گیا ہے۔

4. :"اَلْمُبِيْن خَتْمُ النَّبِيِّيْن": یہ رسالہ فتاوی رضویہ کی 14 ویں جلد میں موجود ہے اور 1326ھ میں اس سوال کے جواب میں تصنیف ہوا کہ "خاتم النبیین میں لفظ النبیین پر جو الف لام ہے' وہ مستغرق کا ہے۔ یہ عہد خارجی کا ہے۔ امام احمد رضا نے دلائل کثیرہ واضح سے ثابت کیا ہے کہ اس پر الف لام استغراق کا ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔

5. :"الجراز الديان على المرتد القاديان" :یہ رسالہ فتاوی رضویہ جلد 15 میں ہے اور 3 محرم الحرام 1340ھ کو ایک استفتٰی کے جواب میں لکھا گیا اور اسی سال 1 ماہ اور 22 دن بعد مطابق 25 صفر المظفر 1340 ھ کو آپ کا وصال ہوا۔

6. :"الصارم الربانى على اسراف القاديانى": امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے مسند افتاء سے ہندوستان میں جو سب سے پہلا رسالہ قادیانیت کے رد میں شائع ہوا' وہ ان کے صاحبزادے مولانا مفتی حامد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ نے 1315ھ 1896/ء کی نام سے تحریر کیا تھا جس میں مسئلہ حیات عیسٰی علیہ السلام کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور غلام قادیانی کذاب کی مثیل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ امام احمد رضا خان نے خود اس رسالے کو سراہا ہے۔

مذکورہ بالا سطور سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ منکرین ختم نبوت اور قادیانیوں کے رد میں امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کس قدر سرگرم، مستعد، متحرک اور فعال تھے۔ وہ اس فتنے کے ظاہر ہوتے ہی اس کی سرکوبی میں شروع ہو گئے اور تادمِ آخر اس مشن کو جاری کرھا یہاں تک کی اپنی وفات سے بھی سوا ماہ پہلے بھی دفاعِ ختم نبوت پر رسالہ لکھ کر نبی آخر الزمان ﷺ کی امت کو پیش کیا۔ اس فتنے کے رد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ اس قدر قابل ستائش اور قابل توجہ ہے کہ ہر موافق و مخالف نے انہیں قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے۔ اللہ تعالٰی آپ کی ان مساعی جمیلہ کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

## تاجدارِ گولڑہ پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور دفاعِ ختم نبوت

برصغیر پاک وہند میں جب انگریزوں نے اپنا تسلط جمایا تو مسلمانوں کو ہر لحاظ سے کمزور کرنے کی کوششیں شروع کر دیں اور اُن کے احساس محرومی اور ذہنی کیفیت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جھوٹی نبوت سے ان کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کا ایک منصوبہ پیدا ہوا۔ گورداسپور کے باسی مرزا غلام احمد قادیانی کو حکومت برطانیہ کی جانب سے بطور مبلغ و مناظر متعارف کروایا گیا اور ان کے عیسائی پادریوں کے ساتھ کئی ایک مناظرے کرائے گئے۔ حیرت کی بات ہے کہ انگریز جیسی متعصب اور تنگ نظر قوم نے اپنے عہد حکومت اور کُلّی تسلط میں مرزا قادیانی کو عیسائیت کے بارے میں نہ صرف ہر طرح کی زبان استعمال کرنے کی اجازت دی بلکہ زرِ کثیر خرچ کر کے ان کا لٹریچر بھی شائع کروایا اور اس کی

تشہیر کا بندوبست کیا۔ سادہ لوح مسلمان اسی دام فریب میں رہے کہ مرزا قادیانی دین اسلام کی خدمت کے لیے کوشاں ہیں۔ چنانچہ بظاہر تبلیغِ اسلام اور مناظرے کرنے کی وجہ سے شہرت حاصل ہونے پر رُخ بدل کر مسیح موعود اور مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کرنے لگا۔

جب علمائے اسلام نے مرزا غلام قادیانی کے اس دعویٰ کی تردید کی تو اس نے چیلنج کرتے ہوئے اپنی کتاب "ایام الصلح" میں لکھا:

''اِس وقت آسمان کے نیچے کسی کو مجال نہیں کہ میری برابری کا دَم مارے، میں اعلانیہ اور کسی خوف کے بغیر کہتا ہوں کہ جو لوگ چشتی، قادری، نقشبندی اور سہروردی اور کیا کیا کہلاتے ہیں انہیں میرے سامنے لائو۔''

جب مرزائی فتنہ اُبھرنے لگا اور فساد فی الدین کا خطرہ لاحق ہو گیا تو علمائے دین کی طرف سے کئے گئے اصرار اور غیبی اشارات اور خصوصاً سرکار دو عالم ﷺ کے حکم ملنے پر 1988ء میں تاجدار گولڑہ حضرت پیر سید مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''شمس الھدایۃ'' کے نام سے ایک کتاب تالیف فرمائی، جس میں قرآن وحدیث اور آثارِ صحابہ سے لیے گئے قطعی دلائل کے ساتھ ثابت کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیح ابن مریم کو اللہ تعالیٰ نے زندہ آسمان پر اُٹھالیا اور وہ بعینہٖ یعنی خود اپنے ہی جسم کے ساتھ آسمانوں پر زندہ ہیں اور زمانہ ٔ قربِ قیامت میں خود بذاتہٖ زمین پر نزول فرمائیں گے۔

مرزا قادیانی نے "ایام الصلح" میں بڑے تکبر کا مظاہرہ کیا تھا جس پر حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب: "شمس الھدایۃ" میں امتحاناً مرزا سے مطالبہ فرمایا کہ وہ کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کا معنی بتائے۔ یہ کتاب چھپ کر پورے ہندوستان میں پھیل گئی، اس کی ایک کاپی مرزا کو بھی قادیان کے پتے پر بھیج دی گئی۔

20 فروری 1900ء کو مرزا کے مرید و خلیفہ حکیم نور الدین نے حضرت قبلہ پیر صاحب کو بذریعہ خط بارہ سوال لکھ بھیجے۔ آپ نے اُن کے جوابات تحریر فرمائے اور حکیم نورالدین سے صرف ایک سوال کیا کہ آپ حقیقتِ معجزہ کی تشریح کریں مگر آج تک اس کا جواب نہ آسکا۔

20 جولائی 1900ء کو مرزا نے ایک اشتہار عام کے ذریعے حضرت سیّدنا پیر مہر علی شاہ کو عربی میں تفسیرِ قرآن لکھنے کا مقابلہ کرنے کے لیے للکارا۔ اِس اشتہار میں مقابلہ کی تمام شرائط خود ہی طے کیں۔

25 جولائی 1900ء کو یہ اشتہار گولڑہ شریف میں موصول ہوا۔ تاجدار گولڑہ نے اسی دن مطبع اخبار ''چودھویں صدی'' سے اپنا جوابی اشتہار شائع کیا کہ مرزا کی تمام شرائط کے ساتھ مناظرے کا چیلنج قبول ہے، آپ نے مناظرے کے لیے 25 اگست 1900ء کی تاریخ مقرر فرمائی۔

24 اگست 1900ء کو آپ گولڑہ شریف سے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی ریلوے سٹیشن سے بذریعہ خط قادیان میں مرزا کو اطلاع کی کہ میں روانہ ہو چکا ہوں پھر دوران سفر لالہ موسیٰ ریلوے سٹیشن پہنچ کر اسی مضمون کا خط قادیان دوبارہ روانہ کیا۔ جب آپ لاہور ریلوے سٹیشن پر اُترے تو پچاس (50) جید اور مستند علمائے دین کی جماعت آپ کے ساتھ تھی۔ بعد ازاں سینکڑوں علمائے اسلام لاہور پہنچ گئے اور ہزاروں اہل ایمان جوق در جوق لاہور پہنچنے لگے۔

آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ برکت علی محمڈن ہال بیرون موچی دروازہ میں قیام فرمایا مگر مرزا کو قادیان میں اپنے خانۂ تاریک سے باہر نکلنے کی ہمت نہ ہو سکی۔ 25 اگست کا دن گذر گیا پھر 26 اگست کا دن بھی چلا گیا۔ مرزا کو نہ آنا تھا نہ آئے۔

قادیانی جماعت تمام تر کوششوں کے باوجود مرزا کو لاہور لانے میں ناکام ہو گئی تو اِس جماعت کے ایک وفد نے حضرت قبلہ پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آپ مرزا کے ساتھ مباہلہ کریں یعنی ایک اندھے اور اپاہج شخص کے حق میں مرزا دعا کریں اور اسی طرح آپ بھی اندھے اور اپاہج کے حق میں دعا کریں جس کی دعا سے اندھا اور اپاہج شفایاب ہو جائے اسی کو برحق مان لیا جائے۔

اس پر حضرت قبلۂ عالم نے فرمایا کہ مرزا سے کہہ دیں کہ **اگر مُردے بھی زندہ کرنے ہوں تو آجائیں میں حاضر ہوں۔** تفسیر نویسی کے معاملے میں بھی حضرت پیر صاحب نے فرمایا کہ ہاتھ میں قلم پکڑ کر تفسیر لکھنا تو عام سی بات ہے ہمارے آقا و مولا نبیٔ کریم ﷺ کی اُمت میں اس وقت بھی ایسے خادمِ دین موجود ہیں کہ **اگر قلم پر توجہ ڈالیں تو وہ خود بخود تفسیر قرآن لکھنے لگے۔**

27 اگست کو بادشاہی مسجد لاہور میں اہل اسلام کے بے مثال عظیم الشان اجتماع سے علمائے کرام نے خطابات فرمائے۔ آخر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی۔ 29 اگست کو واپس روانہ ہوئے۔

15 دسمبر 1900ء کو مرزا نے "اعجاز المسیح" کے نام سے سورہ فاتحہ کی تفسیر شائع کرتے ہوئے اس کو اپنی حقانیت کی آخری دلیل قرار دیا اور مولوی احسن امروہی کو معاوضہ دے کر اس سے حضرت قبلہ پیر صاحب کی کتاب "شمس الهداية" کا جواب لکھوایا جس کا نام "شمسِ بازغہ" رکھا گیا۔ ان دونوں کتابوں کے جواب میں حضرت قبلہ عالم نے دنیائے علم و استدلال کا لازوال شاہکار تصنیف فرمایا:

جو 1902ء میں "سیف چشتیائی" کے نام سے شائع ہو کر مرزائیت کے لیے ملک الموت ثابت ہوا۔ علم کی دنیا میں "سیف چشتیائی" کو لازوال حیثیت حاصل ہوئی اور آج بھی حقانیت کے آسمان پر مہر منیر کی طرح نورِ فشاں نظر آتی ہے۔ سیّد العالمین ختم المرسلین ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام زمین پر نزول فرمائیں گے۔ مدینہ منورہ میں روضۂ اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں گے اور میں سلام کا جواب دوں گا۔ قبلہ پیر صاحب کی نگاہ بصیرت نے پہلے ہی یہ پیشین گوئی فرمادی تھی کہ مرزا تو مدینہ شریف کی حاضری سے بھی محروم رہے گا۔ یہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی اور مرزا قادیانی مدینہ منورہ کی حاضری کے بغیر ہی واصل جہنم ہو گیا۔

آج اُس معرکۂ حق و باطل کو کم و بیش 120 سال ہونے کو ہیں اور قوتِ حق کی پے درپے فتوحات کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کا "ورفعنالک ذکرک" کے مصداق ہر طرف بول بالا ہے۔ اللہ تعالیٰ پیر صاحب علیہ الرحمہ کے مساعی جمیلہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے۔ آمین

8 صفر المظفر 1444ھ مطابق 5 ستمبر 2022 بروز پیر شریف